ماہانہ آرٹیکل

صفر 1446 / اگست 2024 | شمارہ: 2

منظم مکاتب کی اہمیت

نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

بہت سے والدین اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کو ترجیح دیتے ہیں، یہ سوچتے ہوئے کہ یہ ان کی روزی کمانے میں مدد دے گی، اور وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ان کے بچے بہترین اسکولوں میں جائیں تاکہ دنیاوی تعلیم حاصل کریں اور اس کے حصول میں کسی بھی قسم کی سستی کو قبول نہیں کیا جاتا ہے ورنہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ دنیاوی تعلیم کے حصول میں کمی کرنے کی وجہ سے ان بچوں کو مستقبل میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑےگا۔اگرچہ ایک معیاری دنیاوی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو مکتب کی تعلیم فراہم کریں۔تاکہ وہ ایک پرہیزگار مسلمان بن کر زندگی گذارسکیں اور اللہ ﷻ کے احکامات پر پابندی کے ساتھ عمل کرسکیں، کیونکہ ان کی حقیقی کامیابی ان کے ایمان پر آخری سانس تک قائم رہنے میں ہے اگر ان کی بنیاد قرآن، عقیدہ اور فقہ میں مضبوط ہوگی، تو ان کے لیے اللہ ﷻ کے احکامات پر عمل کرنا اور اس کی رحمت حاصل کرنا آسان ہوگا۔

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ " .

ترجمہ: ”حسن ادب سے بہتر کسی باپ نے اپنے بیٹے کو تحفہ نہیں دیا“۔

نبی کریم ﷺ نےقرآن سیکھنے اور سیکھانے کی اہمیت کوبیان کرتے ہوئے فرمایا:

عَنْ عُثْمَانَ ـ رضى الله عنه ـ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: " خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ " .

ترجمہ: حضرت عثمان رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایاکہ : "تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھے اور سیکھائے"۔ (صحیح البخاری 5027)

موجودہ نظام

آج کل بہت سے والدین اپنے بچوں کو ناظرہ قرآن مجید جلدی مکمل کروانے پر بہت زور دیتے ہیں اگرچہ یہ ایک بہت ہی اچھی بات ہے، لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ہماری توجہ صرف ناظرہ قرآن کریم جلدی ختم کرنے پر نہیں ہونی چاہیے، بلکہ تجوید کے قواعد کے لحاظ رکھتے ہوئے بچہ قرآن کریم کو ناظرہ ختم کریں، ہمارے ہاں صرف اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ قرآن کریم کو صرف ناظرہ ختم کیا جائے، جس کی وجہ سے دین کے دیگر اہم پہلوؤں پر توجہ کم دی جا رہی ہے۔

ہر والدین اس بات کی فکر میں ہوتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کی پرورش اس طرح کیسے کریں کہ ان کی اسلامی شناخت قائم ہو، ان میں اچھے اخلاق، شائستگی اور ادب پیدا ہوں، وہ قرآن کو صحیح تجوید (صحیح ادائیگی) اور روانی کے ساتھ پڑھ سکیں، اور انہیں وہ بنیادی اسلامی علوم حاصل ہو ں جو انہیں زندگی بھر درکارہوں گے، والدین اسی مقصد کے پیش نظر اپنے بچوں کو مدرسہ، عربی اسکول، یا حفظ کلاس بھیجتے ہیں۔ اس امید کے ساتھ کہ اگر ان کا بچہ ایک مضبوط مسلمان بن جائے، تو وہ بہترین شوہر یا بیوی، بہترین والد یا والدہ، اور بہترین انسان بننے کی صلاحیت رکھے گا.

آئیے خود سے سوال کریں! کیا میں جب میں مدرسہ/عربی اسکول/حفظ کلاس میں جاتا تھا، تو کیا میں نے مندرجہ ذیل خصوصیات حاصل کیں؟ کیا میری قرآن کی تلاوت، اور میرے ہم عمر دوستوں اور رشتہ داروں کی تلاوت اس قدر معیاری ہے کہ وہ نماز اس طریقے سے پڑھا سکیں جس سے نماز صحیح معنی میں ادا ہو جائے؟ کیا مجھے وضو، غسل، نماز وغیرہ کے بنیادی فرائض اور واجبات کا علم ہے؟

آج کل زیادہ تر لوگ اس سوال کا جواب نفی میں دیں گے ہم امت کی اس حالت کو واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں، جیسا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب ایک عام آدمی مسجد یا مصلیٰ میں نماز پڑھاتا ہے تو نمازیوں کو مولانا یا شیخ سے یہ مسئلہ معلوم کرنا پڑتا ہے کہ آیا ہماری نماز درست ہوئی یا نہیں؟

پہلے زمانے میں کچھ والدین غلطی سے یہ سمجھتے تھے کہ بچے مکتب، مدرسہ، عربی اسکول یا حفظ کلاس میں جس طرح چاہیں قرآن پڑھ سکتے ہیں بعد میں زندگی میں، وہ ایک عربی مدرسہ میں شامل ہو سکتے ہیں جہاں وہ تجوید کے ساتھ قرآن کی درست تلاوت سیکھ سکتے ہیں یہ بالکل غلط خیال ہےتجوید کو مکتب کے پہلے دن سے ہی سیکھنا نہایت ضروری ہےیہ اس لیے ضروری ہے کہ جب بھی بچہ قرآن کی تلاوت کرے،گاتو وہ اسے صحیح طریقے سے پڑھ سکےگا قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھنا فرض ہے جو شخص قرآن کو تجوید کے ساتھ نہیں پڑھتا،وہ شخص گناہ گار ہوجاتاہے. اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

ترجمہ: ہم نے اسے ایک عربی قرآن بنا کر نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو۔ (12:2)

مکتب کیا ہے؟

منظم مکتب کیساہوناچاہئے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مکتب ایک منظم مدرسہ نظام ہے جس میں مندرجہ ذیل امورہونے چاہئے:

1: باقاعدہ انتظامیہ:

مکتب میں داخلےلینے کے لئے شرائط و ضوابط ہونےچاہئے، جس سے والدین اور طلباء کو مکتب کے اعلیٰ توقعات اور مقاصد سے آگاہ رکھنے میں مدد ملتی ہے.

2: منظم اور باقاعدہ تدریسی طریقہ کار:

اساتذہ تربیت یافتہ ہونےچاہئےاوران میں یہ صلاحیت ہونی چاہئے ہے کہ وہ طلباء کو ایک جماعت کی طرح کیسے پڑھائیں، نظم و ضبط کیسے برقرار رکھیں اور نصاب کو اس طرح کیسے مکمل کریں کہ بچے اسے سمجھ سکیں.

3: نصاب:

ایک منظم نصاب ہوناچاہئے جو درج ذیل امورپر مشتمل ہوں:

الف: قاعدہ یا قرآن کریم کو تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھایا جائے.

ب: عقیدہ کے مضامین (اللہﷻ کی ذات و صفات، کتابوں، فرشتوں وغیرہ کے بارے میں بنیادی عقائدسیکھائے جائے).

ج: فقہ کے مضامین (وضو، غسل، نماز وغیرہ کے بنیادی مسائل سیکھائے جائے).

د: اخلاق (معاشرت اور آداب مثلاً بڑوں کا احترام کیسے کرنا ہےوغیرہ سیکھایاجائے).

ه: سیرت النبی ﷺ اور صحابہ کرام رضي الله عنهم کی زندگی بتائی جائےتاکہ بچوں میں ایک مضبوط اسلامی شناخت پیدا ہو.

و: کلمے، احادیث اور دعائیں وغیرہ سیکھائی جائے.

4: معیاری معاونت:

ہمارے مکتب یا مدرسہ کا نظام اتنا ہی منظم اور باضابطہ ہوناچاہئے جتنا کہ ہمارے اسکول کے نظام ہیں، اور یہ مکاتب بنیادی طور پر اسلامی علوم پر مرکوز ہوتے ہیں اور عصری اسکول کے بعد اسلامی تعلیم کےحاصل کرنے کے لئےایک اسلامی اسکول کی طرح کام کرتےہیں.

جب مذکورہ بالا ڈھانچہ قائم ہو جائے، تو مکتب کے چار مقاصد ہوتے ہیں:

الف: بچوں کو عربی زبان سے صحیح تلفظ کے ساتھ آشنا کرنا.

ب: ان کے اسلامی عقائد کو درست کرنا.

ج: عملی فقہ سیکھانا (وضو، غسل، نماز وغیرہ).

د: سیرت سکھانا تاکہ بچے ہمارے نبی ﷺ اور صحابہ کرام اور ان کی تعلیمات کو جان سکیں تاکہ ان سے محبت پید اہوجائے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنا آسان ہوجائے.

مکتب امت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور ہر مسلمان بچے کے دل میں اللہ ﷻ پر مضبوط ایمان قائم کرتا ہے۔ توحید (اللہ ﷻ کی وحدانیت اور اس کی صفات پر ایمان)، رسالت (تمام رسولوں، خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان) اور آخرت (قیامت، جنت اور جہنم پر ایمان)، جو دین کے اصول ہیں، ان اداروں کے ذریعے ہمارے بچوں میں کو بتائے اور سیکھائے جاتے ہیں۔ یہی چیز انہیں اللہﷻ پر پختہ یقین رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہےجہاں بھی دنیا میں مکتب کا نظام قائم نہیں ہے، وہاں کے لوگ دین میں آسانی سے اپنا راستہ کھو دیتے ہیں اورشریعت مطہرہ سے دور ہوجاتے ہیں.

حضرت جندب بن عبد الله رضي الله عنه نبی کریم ﷺ کا نوجوانوں کے ساتھ معاملہ بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ

ترجمہ:حضرت جندب بن عبدالله رضي الله عنه فرماتے ہیں: "ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم لڑکے تھے اور ہم نے قرآن سیکھنے سے پہلے ایمان سیکھا اور پھر قرآن سیکھا جس نے ہمارے ایمان میں اضافہ کیا"۔ (سنن ابن ماجہ: 61)

ہم اس حدیث سے واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے بچوں کی اسلامی تربیت پر زور دیا اور جب وہ ذہنی پختگی کی عمر کو پہنچے، تب انہیں قرآن سکھایا تاکہ وہ اس کی روحانی اہمیت کو سمجھ سکیں اور اس کے نازک احکام اور باریکیاں جان سکیں.

اگر ہم منظم مکاتب قائم کر سکتے ہیں، تو ہم امت کی اسلامی خواندگی میں اضافہ دیکھیں گے۔ اگلی نسل میں آداب، کردار، اسلامی علوم اور عمل میں بہتری آئے گی مکتب کے وہ طلباء جو اپنے اسلامی علوم کو آگے بڑھانے اور علماء بننے کا انتخاب کرتے ہیں، اعلیٰ معیار کے حامل ہوں گے اور مکاتب میں واپس آئیں گے تاکہ آئندہ مسلم نسلوں کو محفوظ رکھنے اور ان کے ایمان کو بلند کرنے کا سلسلہ جاری رکھ سکیں اللہ ﷻ ہمیں پوری دنیا میں ایسے ادارے قائم کرنے کی سمجھ اور طاقت عطا فرمائے (آمین).

تحریر: مولانا اشفاق اکبر

انگریزی سے اردو میں ترجمہ: مفتي عبد الوهاب حسن (پاکستان)